# عربی لٹریچر میں قدیم ہندوستان

از جناب ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب

## ادریسی (بارھویں صدی کا ربع ثالث)

بحر ہرکال (ھرکند) کے مشہور جزیروں میں لنکا کا بڑا جزیرہ ہے جس کا دور دورہ چاہ ہے، اس کی لمبائی تقریباً دو سو ستر میل (اسی فرسخ) ہے۔ یہاں وہ پہاڑ ہے جس پر آدم علیہ السلام آسمان سے اترے تھے۔ یہ بہت اونچا پہاڑ ہے جو کئی دن کی مسافت سے سمندر کے مسافروں کو نظر آجاتا ہے، اس کا نام رہون ہے۔ برہمنوں کی جو ہندوستان کے عبادت گذار لوگ ہیں، رائے ہے کہ اس پہاڑ کے ایک پتھر پر آدمؑ کے پیر کا نشان دھنسا ہوا ہے۔ قدم کی لمبائی تقریباً ایک سو پانچ (ستر ذراع) ہے، قدم کے نشان پر ہمیشہ بجلی کی طرح روشنی آنکھوں کو خیرہ کرتی رہتی ہے، آدم کا دوسرا قدم پہاڑ سے دو یا تین دن کی مسافت کے بقدر سمندر میں پڑا تھا۔ اس پہاڑ پر اور اس کے آس پاس مختلف قسم کے یاقوت اور قیمتی پتھر پائے جاتے ہیں اور پہاڑ کی وادی میں وہ الماس ہوتا ہے جس سے ان جواہرات کو رگڑا جاتا ہے جو انگوٹھیوں میں لگائے جاتے ہیں۔ پہاڑ پر مختلف قسم کی خوشبودار اشیا بھی ہوتی ہیں جیسے مصالحے، صندل، مشکی ہرن اور زَبادلی[1]، ان کے علاوہ لنکا میں چاول، ناریل اور

---

[1] بفتح الزای، دیکھو نٹ نوٹ ۱۲ ص۲۳

کتا ہوتا ہے۔ لنکا کے دریاؤں میں عمدہ چھوٹے بڑے سائز کا بلور پایا جاتا ہے۔ لنکا کے سارے ساحلی سمندر میں عمدہ قیمتی موتی نکالے جاتے ہیں[۱]۔ لنکا میں یہ مشہور بڑے شہر ہیں:

آغنا (پایۂ تخت)، مرقایا، برسقورتی، ماطری، طلاوی، قلانی، سندرنا، بسری، کنبلی، برسلی، مروہ[۲]، لنکا کا راجہ اغنا[۳] میں رہتا ہے جہاں اس کا محل اور پایۂ تخت ہے۔ یہ ایک منصف، بڑا باتدبیر، مستعد اور چوکنا حاکم ہے، رعایا کے معاملات سے دلچسپی لیتا ہے، ان کا حامی اور محافظ ہے، اس کے سولہ وزیر ہیں، چار اس کے ہم مذہب، چار عیسائی، چار مسلمان اور چار یہودی، راجہ نے ایک مخصوص جگہ مقرر کر دی ہے جہاں مختلف ملتوں کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور اپنے اپنے مذہبوں کے بارے میں بحث و مباحثہ کرتے ہیں، ہر عالم اپنے دھرم اور مذہب کی حقانیت پر دلیلیں پیش کرتا ہے، راجہ کی طرف سے اس کو ایسا کرنے کی پوری اجازت ہوتی ہے، وہ سب کی دلیلیں اور بیان کردہ حالات قلمبند کرا لیتا ہے۔ ہر مذہب یعنی ہندو،

---

[۱] گیارھویں صدی کے ربع ثانی میں بیرونی نے لکھا ہے (کتاب الہند ص۱۰۳) لنکا کے سمندر میں موتیوں کے ذخیرے ختم ہونے کے باعث ہمارے زمانہ میں اب موتی نکالنے کا کام موقوف ہو گیا ہے۔ ادریسی کے بیان سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اس کے زمانہ یعنی بارھویں صدی کے ربع ثالث میں بھی لنکا کے سمندر سے موتی نکالے جاتے تھے کیونکہ اس کی معلومات تمامتر نویں اور دسویں صدی کی عربی تحریروں سے ماخوذ ہیں۔

[۲] لنکا سے متعلق ادریسی کے ذکر کردہ بیشتر اسمائے اماکن بطلیموس کے جغرافیہ سے ماخوذ ہیں۔ ان میں سے متعدد کی مغربی محققوں نے نشان دہی کی ہے اور متعدد ابھی تک عقدۂ لاینحل بنے ہوئے ہیں۔ بطلیموس نے اپنی کتاب دوسری صدی عیسوی میں لکھی تھی اس لئے غالب قرینہ ہے کہ اس کے عہد کے مقامات ادریسی کے عہد تک یعنی ایک ہزار سال کے تاریخی انقلابات میں لنکا کے نقشہ سے محو ہو گئے ہوں۔ ذیل میں ہم ان اماکن کا ذکر کرتے ہیں جن کو مغربی محققوں نے متعین کیا ہے یا جن کے جائے وقوع کی نشان دہی کر دی ہے:

آغنا = Jogana (بطلیموس) آریتو Aripuram کی تصحیف جو لنکا کے شمال مغربی ساحل پر واقع تھا۔ (باقی ص۳۰ پر)

عیسائی، مسلمان اور یہودی ناموں کے پاس کافی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں اور ان کے رسولوں کی سیرت اور ان کے بادشاہوں کے حالات دریافت کر کے قلمبند کرتے ہیں، ہر ملت کے عالم اپنے ہم مذہبوں کو اپنے مذہب کے قاعدے قوانین لکھواتے ہیں اور ان کو ایسی باتیں بتاتے ہیں جن سے وہ واقف نہیں ہوتے۔

راجہ کے مندر میں سونے کی ایک مورتی ہے، اس میں بانٹے موتی، مختلف قسم کے جواہرات اور یاقوت مرصع ہیں کہ ان کی قیمت کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا، راجہ کے پاس جتنے بڑھیا قسم کے جواہرات، موتی اور شاندار یاقوت اور قیمتی پتھر ہیں اتنے ہندوستان کے کسی راجہ کے پاس نہیں کیونکہ ان میں سے بیشتر خود اس کے جزیرہ (لنکا) کے پہاڑوں، وادیوں اور سمندر میں پائے جاتے ہیں۔ لنکا میں چین اور دوسرے راجاؤں کے جہاز آتے ہیں، مثلاً [illegible] راجہ کے پاس [illegible] اور فارس سے شراب لائی جاتی ہے، راجہ شراب خریدتا ہے اپنے ملک میں فروخت کرتا ہے اور پیتا بھی ہے لیکن اس کی طرف سے زنا کی ممانعت ہے

لنکا میں قیمتی پتھر، ہر رنگ کے یاقوت، بلور، الماس، سنباذج اور طرح طرح کے عطر برآمد کئے جاتے ہیں۔ لنکا اور ہندوستان کی قریب ترین سرزمین کے درمیان آدھے دن کی مسافت ہے (بحری صغیر)۔ لنکا سے جزیرہ [illegible] تک جو ساحل ہند سے متصل ہے ایک دن کی بحری مسافت ہے۔ لنکا کے بالمقابل

---

حاشیہ بقیہ صفحہ ۳۹ : مرقایا = [illegible] (بطلیموس) مینٹوٹ کی تصحیف جو لنکا کے شمال مغربی ساحل کا شہر تھا۔

بربنغورتی = [illegible] (بطلیموس) جائے وقوع مشرقی کنارہ کا موجودہ *Batticalou*.

قلاقی = [illegible] (بطلیموس) - جائے وقوع - شمال مغربی کنارہ کا ٹونڈی منار اور بقول بعض شمال مشرقی کنارہ کا *Challe*

[illegible] = سندوکندا (بطلیموس) جائے وقوع - وسطی مغربی ساحل کا شہر *Chilaw*

[illegible] = جائے وقوع - جنوب مشرقی ساحل کا پتوولا *Paluwila*. مقبول ص ۱۲۲ - ۱۲۶

حاشیہ ص ہذا: لہ خلیج منار میں *Tuticorin*. کے قریب۔

ہندوستانی سرزمین میں کھاڑیاں ہیں جن میں (جنوبی ہندوستان کے متعدد چھوٹے) دریا گرتے ہیں اور جن کو آغباب سرندیپ کہا جاتا ہے۔ ان کھاڑیوں میں کشتیاں داخل ہوتی ہیں اور ایک یا دو ماہ تک (ان کے مسافر ساحلی) کنوؤں، باغوں اور معتدل ہوا سے لطف اندوز ہوتے ہوئے گذرتے ہیں۔ اغباب کے علاقہ میں ایک بکری چار آنے (نصف درہم) میں مل جاتی ہے اور اتنے ہی میں شہد کا شربت جس میں الائچی دانے ہوتے ہیں اور جو ایک پوری پارٹی کے لئے کافی ہوتا ہے۔

لنکا کے باشندے شطرنج، چوسر اور مختلف قسم کا جوا کھیلتے ہیں۔ باشندوں کو ان چھوٹے جزیروں میں ناریل کے درخت لگانے سے بھی دلچسپی ہے جو لنکا کے راستہ میں پڑتے ہیں، وہ ان درختوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور ثواب کی خاطر آنے جانے والے مسافروں کو مفت ناریل کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔

عُمان اور مرباط[۱] (مربط) کے لوگ کبھی ناریل والے ان جزیروں کا سفر کرتے ہیں اور جس قدر چاہتے ہیں ناریل کی لکڑی کاٹتے ہیں اور ناریل کے ریشوں سے رسیاں بنا کر کاٹی ہوئی لکڑی کو باندھتے ہیں، لکڑی سے کشتیاں بھی بنا لیتے ہیں اور ناریل کے تنوں سے کشتیوں کے مستول تیار کر لیتے ہیں، ناریل کے پتوں سے بھی رسیاں بنا لیتے ہیں، پھر وہ ان کشتیوں پر ناریل کی لکڑی لاد کر اپنے وطن کا رُخ کرتے ہیں اور وہاں لکڑی بیچ ڈالتے ہیں اور جس طرح چاہتے ہیں اس کو اپنے کاموں میں استعمال کرتے ہیں۔

## یاقوت[۲] (تیرہویں صدی کا ربع اول):-

ہندوستان کے آخری سرے پر بحر بنگال (ھرکند) کا یہ بڑا جزیرہ ہے، لمبائی میں تقریباً دو سو ستر میل (اسی فرسخ) اور عرض میں بھی اسی قدر، یہ جزیرہ بحر بنگال (ھرکند) اور بحر اغباب میں اُبھرا ہوا ہے، یہاں رہون نامی پہاڑ ہے جس پر آدم علیہ السلام (آسمان سے) اترے تھے، یہ خوب اونچا پہاڑ ہے، سمندری

---

[۱] متن کا مربط غلط ہے، مرباط محراب کے وزن پر حضرموت یمن کا ایک ساحلی شہر تھا۔ تاج العروس مادہ ربط۔

[۲] معجم البلدان ۵/۶۔

مسافر اس کو دونوں کی مسافت سے دیکھ لیتے ہیں، اس پر آدم علیہ السلام کا نقش پا ہے، یہ پتھر میں دھنسا ہوا ہے اور اس کی لمبائی تقریباً ایک سو پانچ فٹ (ستر ذراع) ہے، کہنے والے کہتے ہیں کہ آدمؑ نے دوسرا قدم سمندر میں رکھا تھا اور یہ پہاڑ سے چوبیس گھنٹے کی مسافت کے بقدر دور تھا، اس پہاڑ پر برابر بغیر بادل کے بجلی سی چمکتی نظر آتی ہے، اس پہاڑ پر یقیناً ہر دن بارش ہوتی ہوگی جس سے آدمؑ کا نقش پا دھلتا ہوگا (۹)۔ کہا جاتا ہے کہ لال رنگ کا یاقوت رہون پہاڑ پر پایا جاتا ہے۔ بارش اور باڑھ کا پانی یاقوت کو اس پہاڑ[1] کے دامن میں بہالاتا ہے اور وہاں سے اس کو جمع کرلیا جاتا ہے۔ اس پہاڑ پر الماس بھی ملتا ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لنکا سے صندل لکڑی برآمد کی جاتی ہے۔ یہاں ایک خوشبودار پودا ہوتا ہے جو کسی دوسری جگہ نہیں ملتا لنکا میں تین راجہ ہیں جن کی آپس میں نہیں بنتی ہے۔ جب لنکا کا سب سے بڑا راجہ مرتا ہے تو اس کے جسم کے چار ٹکڑے کردئے جاتے ہیں اور ہر ٹکڑا صندل اور عود سے بنے ہوئے صندوق میں رکھ کر آگ میں جلادیا جاتا ہے۔ راجہ کی رانی بھی آگ میں کود کر راجہ کے ساتھ جل مرتی ہے۔

## دِمشقی[2] (چودھویں صدی کا ربع آخر):

بحر ہند کے جنوب میں لنکا واقع ہے، اس کا دور بارہ سو[3] میل ہے، (جنوب مغرب میں) رہون نامی پہاڑ اس کو پھاڑتا ہوا چلا گیا ہے، یہ وہی پہاڑ ہے جس پر آدم علیہ السلام اتارے گئے تھے، پہاڑ سمندر میں جزیرہ الجرام (۹) تک پھیلا ہوا ہے، پہاڑ کی بعض وادیوں میں یاقوت، الماس اور سنباذج پایا جاتا ہے، پہاڑ کی لمبائی دو سو ساٹھ میل ہے۔ لنکا کے سب سے بڑے شہر (آغنا) میں مسلمان، عیسائی، یہودی، پارسی اور ہندو رہتے ہیں، یہ سب کسی ایک ملت کے تابع نہیں ہیں، ہر مذہبی اقلیت کا ایک حاکم ہوتا ہے، ایک مذہب والا کسی دوسرے مذہب کے ساتھ زیادتی یا بدسلوکی نہیں کرتا۔ تمام مذاہب کے لوگ مسلمان حاکم کی بات

---

[1] متن میں علی هذه الجبال ہے، ہم نے اس کو هذا الجبل قرار دیکر ترجمہ کیا ہے کیونکہ پہلے صرف ایک پہاڑ ہی کا ذکر ہوا ہے۔
[2] نخبة الدهر ص۱۶۱ [3] دیکھو فٹ نوٹ ۲ ص۲۳

مانتے ہیں اور وہ ان کو مقدر رکھتا ہے۔ لنکا سے متصل تقریباً ستر میل کے بقدر میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سمندر ہے جس میں (جنوبی ہندوستان کی) چار وادیوں (دریاؤں) کا پانی آتا ہے، ان وادیوں کو اغباب کہتے ہیں۔

لنکا میں زرافہ جانور رہتا ہے، اس کی ساخت بڑی عجیب ہے۔ گردن اونٹ کی سی، جلد چیتے اور بارہ سنگھے کی سی، سینگ ہرن کے سے، دانت گائے کے سے، سر اونٹ کا سا، پیٹھ مرغے کی سی۔ اس کی گردن اور ہاتھ بہت لمبے ہوتے ہیں، دونوں ملا کر پندرہ فٹ (دس ذراع)، اس کی ٹانگیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں اور ان میں جوڑ نہیں ہوتا، جوڑ دوسرے تمام چوپاؤں کی طرح بس اس کے ہاتھ کی ہڈی میں ہوتا ہے۔

# جنوبی ہند کے اغباب میں مرغوں سے قماربازی

## ابوزید سیرافی[1] (نویں صدی کا ربع آخر):

لنکا کے بالمقابل (جنوبی ہند کے ساحل پر) وسیع کھاڑیاں پائی جاتی ہیں جن کو اغباب کہتے ہیں، غُب اُس لمبی چوڑی وادی کو کہتے ہیں جس کا پانی سمندر میں گرتا ہے۔ ان کھاڑیوں میں جو غُب سرندیپ کے نام سے مشہور ہیں بہت سے سیاح اس کے کنجوں، باغوں اور معتدل موسم میں دو یا زیادہ ماہ تک سیاحت کرتے ہیں۔ اس وادی (کھاڑی) کے دہانہ پر مشہور سمندر ہرکند (بحر بنگال) واقع ہے، یہ غُب خاصی نزہت بخش جگہ ہے، یہاں چار آنے (نصف درہم) میں بکری مل جاتی ہے اور اتنی ہی قیمت میں ناریل کا شربت جس میں الائچی دانے ہوتے ہیں اور جو پوری ایک ٹولی کے لئے کافی ہوتا ہے۔

غُب کے باشندوں کا خاص مشغلہ چوسر نیز مرغوں کے ذریعہ قماربازی ہے، ان کے مرغے جسیم ہوتے ہیں اور بڑے بڑے کیس والے، باشندے چھوٹے چھوٹے، تیز خنجران کے کیسوں میں باندھ

---

[1] سلسلۃ التواریخ ۲/۱۲۳-۱۲۵

دیتے ہیں اور پھر ان کو لوٹنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ جوا سونے چاندی، (ناریل کے) پودوں اور دوسری اشیاء سے کھیلا جاتا ہے، غالب مرغا کافی سونا جیت لیتا ہے۔ باشندے چوسر کے ذریعہ بھی جوا کھیلتے ہیں جس میں ہمیشہ بڑے خطرے لگے رہتے ہیں، نادار جوان جن کا رجحان لہو ولعب اور خراجی کی طرف ہوتا ہے، بسا اوقات اپنی انگلیوں تک کی بازی لگا دیتے ہیں، جب وہ چوسر کھیلنے بیٹھتے ہیں تو ان کے پاس ایک برتن میں ناریل یا تل کا تیل رکھا ہوتا ہے، زیتون کا تیل یہاں بالکل معدوم ہے، برتن کے نیچے آگ جلتی رہتی ہے اور چوسر کھیلنے والوں کے بیچ میں ایک چھوٹی تیز کلہاڑی ہوتی ہے، جب دونوں میں سے کوئی ایک ہارتا ہے تو وہ اپنا ہاتھ پتھر پر رکھ دیتا ہے اور جیتنے والا کلہاڑی سے اس کی انگلیاں کاٹ کر الگ کر دیتا ہے، ہارنے والا کٹے ہاتھ کو جلتے ہوئے تیل میں ڈال کر داغ دیتا ہے انگلیاں کھو کر بھی وہ باز نہیں آتا، پھر کھیلتا ہے اور بسا اوقات دونوں کھیلنے والوں کو اپنی انگلیوں سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ بعض لوگ ایک بتی لیتے ہیں اور اس کو تیل میں بھگو کر اپنے کسی عضو پر رکھ لیتے ہیں اور اس میں آگ لگا دیتے ہیں، گوشت جلتا ہے اور اس کی چراند ہوا میں پھیلتی ہے لیکن وہ برابر کھیلے جاتا ہے اور کسی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کرتا۔ (باقی)


# قصص القرآن

(چار جلدوں میں) جدید ایڈیشن

مولفہ: حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مرحوم

جلد اول: حضرت آدمؑ تا حضرت موسیٰؑ و حضرت ہارونؑ۔ ص ۵۳۶ قیمت -/۱۰ مجلد -/۱۲

جلد دوم: حضرت یوشعؑ تا حضرت یحییٰؑ۔ ص ۲۸۰ قیمت -/۵ مجلد -/۶

جلد سوم: انبیاءؑ کے واقعات کے علاوہ باقی قصص قرآنی کا بیان ص ۴۴۰ قیمت -/۷ مجلد -/۸

جلد چہارم: حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پاک اور دعوت حق۔ ص ۵۲۰ قیمت -/۹ مجلد -/۱۰

ندوۃ المصنفین دہلی